تنزیل و تاویل

تفسیر آیۃ:

ان الذین آمنوا والذین ھادوا ..... من آمن باللہ والیوم الآخر الخ

(۲)

اس قاعدۂ کلیہ کے تحت یہ آپ سے آپ لازم آجاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی بھی تصدیق کی جائے، کیونکہ اگر کوئی شخص تمام انبیاء پر ایمان لائے، اور صرف آنحضرتؐ پر ایمان لانے سے انکار کرے، یا تمام کتب آسمانی کو مانے اور صرف قرآن کو نہ مانے، تو درحقیقت وہ تمام انبیاء اور تمام کتب آسمانی، بلکہ اصل دین الہٰی کا منکر ہوگا، جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ اس بات کی تصریح قرآن مجید میں ایک جگہ نہیں، بیشمار مقامات پر کی گئی ہے، اور اسی بنا پر انبیائے سابقین اور کتب سابقہ کے ماننے والوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے، اور ان سے صاف کہا گیا ہے کہ اگر تم ان پر ایمان نہ لاؤ گے تو کفر کے مجرم ہوگے۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ
يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا
فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ

اور جب خدا کی طرف سے ان کے پاس وہ کتاب آئی جو انہی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو انکے پاس پہلے سے موجود تھیں، تو باوجودیکہ وہ اس کتاب کی آمد سے پہلے کفار کے مقابلے میں اسی کتاب کی توقع پر فتح کی

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ......
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ (البقرہ-۱۱)

دعائیں کرتے تھے، مگر اسکے آنے پر انہوں نے اس سے انکار کر دیا، حالانکہ وہ اسے خوب پہچانتے تھے پس خدا کی لعنت ہو ان کافروں پر ...... اور جب ان سے کہا گیا کہ ایمان لاؤ اس چیز پر جو خدا نے بھیجی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم تو صرف اسی کو مانینگے جو ہمارے پاس آئی ہے۔ اس کے سوا دوسری کتاب کو ماننے سے وہ انکار کرتے ہیں۔

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ......
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ (آل عمران-۱)

اللہ نے تم پر یہ کتاب برحق اتاری ہے۔ یہ تصدیق کرتی ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے آچکی ہیں ...... بے شک جو لوگ خدا کی آیتوں کے منکر ہیں انکے لیے سخت عذاب ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا
فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ
نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ
السَّبْتِ (النساء-۷)

اے اہل کتاب! ایمان لے آؤ اس کتاب پر جو ہم نے اتاری ہے اور جو ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہیں، قبل اسکے کہ ہم چہروں کو بگاڑ کر الٹا دیں یا ان کو اسطرح لعنت زدہ کر دیں جسطرح ہم نے اصحاب سبت کو لعنت زدہ کیا۔

ان سے بھی زیادہ صاف الفاظ میں وہ آیت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ:

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ
يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ

اور اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ضرور ہیں جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کتاب پر

مَا اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ ...... اُولٰٓئِکَ جو تمہاری طرف بھیجی گئی اور ان کتابوں پر جو لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ (آل عمران ۲۰۰) انکی طرف بھیجی جا چکی تھیں ..... ایسے لوگوں کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں اجر ہے۔

یہ آیت نہایت واضح طور پر آیت زیر بحث کی تفسیر کر رہی ہے۔ وہاں کہا گیا تھا کہ مسلمان، یہودی، عیسائی، صابی، ان میں سے جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان لائیگا وہ اس کا اجر اپنے پروردگار کے ہاں پائیگا۔ یہاں اسکی تفسیر اس طرح کر دی گئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے آجانے کے بعد صرف وہی اہل کتاب خدا کے ہاں اجر پا سکینگے جو اللہ پر اور اسکی بھیجی ہوئی پچھلی کتابوں پر ایمان لانے کے ساتھ اس کتاب پر بھی ایمان لائیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے۔ اس سے زیادہ کھلی ہوئی تفسیر اور کیا ہو سکتی ہے؟

اس کے باوجود جو شخص آیت زیر بحث سے یہ معنی نکالتا ہے کہ یہودی کا بس پکّا یہودی بن جانا اور عیسائی کا محض سچا عیسائی بن جانا، قرآن کی نظر میں ہدایت یافتہ اور مستحق اجر ہونے کے لیے کافی ہے، وہ خود قرآن کے صریح بیانات کے خلاف قرآن کی تفسیر کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ قرآن یہودیوں اور عیسائیوں کو تورات اور انجیل کے اتباع کی دعوت دیتا ہے، مگر یہ بھی خبر ہے کہ اس دعوت کے معنی کیا ہیں؟ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہود و نصارٰی، قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر توراۃ و انجیل کا اتباع کریں، بلکہ اسکا مطلب دراصل یہ ہے کہ توراۃ و انجیل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے پیغام کی پیروی کرنے کے لیے جو ہدایات دی گئی تھیں ان کا اتباع کیا جائے، چنانچہ قرآن میں صاف کہدیا گیا ہے کہ اب توراۃ و انجیل کا حقیقی اتباع، قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے:۔

يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى — اے اہل کتاب تمہارا دعوائے حق پرستی
شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ — ہیچ ہے جب تک کہ تم توراۃ اور انجیل اور اس
وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ (المائدہ-) کتاب کی پیروی پر قائم نہ ہو جو تمہارے رب
کی طرف سے تمہارے پاس بھیجی گئی ہے۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ — جو لوگ اس پیغمبر نبی امی کی پیروی
النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ — کرتے ہیں جس کا ذکر انہیں توراۃ اور
مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ — انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے۔۔۔۔۔۔
وَالْإِنْجِيلِ...... أُولٰئِكَ — وہی درحقیقت فلاح پانے والے ہیں۔
هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الاعراف-۱۹)

یہ صرف اسی بنا پر نہیں ہے کہ قرآن اُسی تعلیم خداوندی کو پیش کرتا ہے جسکو توراۃ اور انجیل پیش کرتی تھیں، بلکہ یہ اس وجہ سے بھی ناگزیر ہے کہ قرآن اُس تعلیم ہدایت کا جدید ترین (Latest) بلکہ آخری ایڈیشن (Last edition) ہے۔ اس میں بہت سی اُن چیزوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو پچھلے ایڈیشنوں میں نہ تھیں، اور بہت سی وہ چیزیں حذف کردی گئی ہیں جنکی اب ضرورت باقی نہیں رہی۔ لہذا جو شخص اس ایڈیشن کو قبول نہ کرے گا وہ صرف خدا کی نافرمانی ہی کا مرتکب نہ ہوگا بلکہ ان فوائد سے بھی محروم رہ جائیگا جو آخری اور جدید ترین ایڈیشن میں انسان کو عطا کیے گئے ہیں:

يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاءَكُمْ — اے اہل کتاب، تمہارے پاس ہمارا پیغمبر آگیا
رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ — ہے جو تم کو کتاب الٰہی کی بہت سی وہ باتیں کھول کر
مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ (المائدہ-۳) — بتاتا ہے جن کو تم چھپاتے ہو، اور بہت سی

چیزوں سے معاف بھی کر دیتا ہے۔

وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ (الاعراف - ۱۹)

اور وہ اُن کے لیے پاک چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بھاری بوجھ اور وہ طوق و سلاسل اتار دیتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے۔

نیز یہ اسلیے بھی ضروری ہے کہ اہل کتاب نے خدا کی پچھلی کتابوں میں قصداً تحریف کی، اور بہت سی چیزوں کو بھلا دیا، اور بعض کتابوں (مثلاً اصلی منزّل من اللہ انجیل) کو کھو دیا، جسکی وجہ سے اب یہ کسی طرح ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص اتباع قرآن کے بغیر موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اور توراۃ و انجیل کا حقیقی اتباع کر سکے:

یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ...... وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓی اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ (المائدہ ۵ - ۳)

یہودی الفاظ کو ان کے اصل معنوں سے پھیر دیتے ہیں، اور انہوں نے ان ہدایتوں کا ایک بڑا حصہ بھلا دیا جو ان کو دی گئی تھیں .... اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم عیسائی ہیں ان سے ہم نے عہد لیا تھا مگر انہوں نے بھی ان ہدایات کا ایک حصہ بھلا دیا جو ان کو دی گئی تھیں۔

اب یہ ظاہر ہے کہ جن قوموں کے متعلق خود قرآن نے تصدیق کی ہے کہ ان کو خدا کی طرف سے کتاب دی گئی تھی، ان کیلیے بھی جب اتباع قرآن کے سوا ہدایت کا کوئی راستہ نہیں ہے، تو پھر ان قوموں کو اتباع قرآن کے بغیر ہدایت کا راستہ کیسے مل سکتا ہے جن کا اہل کتاب ہونا محض قاعدۂ کلیہ لکل قوم ھاد کی بنا پر فرض کر لیا گیا ہے۔

بظاہر یہ کہنے میں بڑی رواداری نظر آتی ہے کہ "اسلام صرف اپنے آپ ہی کو برحق نہیں کہتا بلکہ دوسرے مذاہب کو بھی سچا سمجھتا ہے، اور اسکا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ لوگ جب تک اپنے اپنے مذہبوں کو چھوڑ کر اسلام نہ لے آئیں، ہدایت اور نجات سے بہرہ یاب نہ ہونگے، بلکہ وہ تو صرف یہ کہتا ہے کہ اپنے اپنے مذہبوں کی اصلی تعلیمات کا اتباع کرو" — لیکن حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ سراسر ایک غیر معقول بات ہے۔ دو نقطوں کے درمیان جس طرح خط مستقیم ایک ہی ہو سکتا ہے، اسی طرح انسان سے خدا تک صراط مستقیم بھی ایک ہی ہو سکتی ہے۔ اسلام جب اپنے آپ کو صراط مستقیم کہتا ہے تو اس کے ساتھ ہی یہ لازم آجاتا ہے کہ اس کے سوا جتنے راستے ہیں وہ ان سب کو غلط اور ٹیڑھے راستے قرار دے۔ کسی راستہ کو صراط مستقیم بھی کہنا اور پھر مختلف راستوں کو راہ راست بھی قرار دینا، کسی صاحب عقل کا کام نہیں ہے۔ یہ اگر رواداری ہے تو محض ایک جھوٹی رواداری ہے، اور قرآن ایسی رواداری سے صاف انکار کرتا ہے:

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا	اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے، لہٰذا تم اسی
فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ	پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ	خدا کی راہ سے بھٹکا دینگے۔ یہ ہدایت ہے جو خدا نے
وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (الانعام-۱۹)	تم کو دی ہے شاید کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

رواداری جتنی مستحسن چیز ہے، اس سے بدرجہا زیادہ غیر مستحسن چیز جھوٹ ہے۔ جس شخص کو اس معاملہ میں اپنی رواداری کا مظاہرہ کرنا ہو وہ اپنی طرف سے ایسی بات کہہ سکتا ہے، مگر اسے قرآن کی طرف سے وہ بات کہنے کا کیا حق ہے جو اس نے نہیں کہی، بلکہ جس کے خلاف وہ علی الاعلان کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی پیروی کے سوا کوئی راستہ

بھی صحیح راستہ نہیں ہے۔ تمام نوع انسانی کیلیے اور ہمیشہ کیلیے اب یہی ایک راستہ ہدایت اور نجات کا راستہ ہے۔ جو اس کو اختیار نہ کرے گا اس کا انجام دنیا میں گمراہی اور آخرت میں خسران کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف - ۲۰)

کہدو کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں۔

وَاُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِہٖ وَمَنْ بَلَغَ (الانعام - ۲)

اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ تمکو اور ان سب لوگوں کو خبردار کروں جن تک یہ پہنچے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (السبا - ۳)

اور اے محمدؐ! ہم نے تمکو تمام ہی انسانوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ (البقرہ - ۲۵)

اے انسانو! تم سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے راستوں پر نہ چلو۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النساء - ۲۳)

اے انسانو! یہ رسول تمہارے پاس خدا کی طرف سے حق کیساتھ آیا ہے۔ ایمان لاؤ کہ اسی میں تمہارے لیے بھلائی ہے۔ اور اگر کفر کروگے تو جان رکھو کہ خدا آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ اٰیٰتٍۢ بَیِّنٰتٍ وَمَا یَکْفُرُ بِھَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ (البقرہ - ۱۲)

اے محمد! ہم نے تمہاری طرف کھلی کھلی آیتیں بھیجی ہیں اور ان کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو نافرمان ہیں۔

وَمَنْ يَكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ — اور جو اس کا انکار کریں وہی نامراد
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (البقرہ - ۱۲۱) — ہونگے۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ — اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف یہ
الْكِتٰبَ .... وَمَا يَجْحَدُ — کتاب بھیجی .... اور ہماری آیتوں
بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ (العنکبوت - ۵) — کو ماننے سے صرف کافر ہی انکار کرتے ہیں۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ — پس خوف کریں وہ لوگ جو رسول کے حکم
عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ — کی مخالفت کرتے ہیں، کہ کہیں وہ کسی فتنے میں
اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (النور - ۹) — پڑجائیں، یا کہیں کوئی سخت عذاب انکو نہ آلے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک
وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ — عمل کیے اور اس ہدایت کو مان لیا جو محمدؐ پر
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ — اتاری گئی ہے کہ وہی انکے پروردگار کی طرف
وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ — سے حق ہے، انکے گناہ خدا نے معاف کردیے اور
كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ — انکا حال درست کردیا۔ یہ اسلیے کہ جنہوں نے
اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ (محمد - ۱) — کفر کیا انہوں نے باطل کا اتباع کیا۔ اور جو ایمان
لائے انہوں نے اس حق کا اتباع کیا جو انکے پروردگار کی طرف سے ہے۔

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا — اللہ نے تمہاری طرف پیغمبر کو تمہاری
رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ — آگاہی کیلیے بھیجا ہے۔ وہ تم کو اللہ کی کھلی
مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — کھلی آیات سناتا ہے تاکہ ایمان لانے والوں
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ — اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکی سے

اِلَی النُّوۡرِ (الطلاق - ۲) — نکال کر روشنی میں لائے -

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ...... فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ (آل عمران - ۴)

اے محمدؐ! کہدو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، خدا بھی تم سے محبت کریگا ...... اور اگر وہ اس سے باز رہیں تو بے شک اللہ کافروں سے تو محبت نہیں کرتا -

یہ زور جو مذکورۂ بالا آیات میں نظر آتا ہے، یہ صرف اُسی کلام میں ہو سکتا ہے جسکے قائل کو اپنے صادق اور حق ہونے کا پورا پورا علم ہو، اور جو اپنے علم کے مطابق نوع انسانی کی اصلاح کا محکم ارادہ رکھتا ہو۔ ایسے کلام کی قدر وہ کمزور اخلاقی طاقت رکھنے والے لوگ کیسے کر سکتے ہیں جو صداقت کا علم الیقین بھی نہ رکھتے ہوں، اور پھر دنیا میں ہر ایک کو خوش بھی رکھنے کے متمنی ہوں - وہ تو بڑی سے بڑی بات جو کہہ سکتے ہیں وہ یہی ہو گی کہ بھائیو! سب اچھے اور سب سچے!

"سچ" کے بجائے "صدق"

یکم مئی ۳۳ء سے ۲۶×۱۷/۴ - ۲۰ پونڈ سفید چکنے کاغذ پر ہر مہینہ کی یکم - گیارہ اور اکیس کو شائع ہوتا ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ صاحب ذوق حضرات جو مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کے طرزِ انشاء کے عاشق ہیں اور آپکے مخصوص دلنشین طرزِ صحافت کیلیے آپکے اخبار سچ کے بند ہونیکے بعد سے بیتاب تھے۔ اس مژدہ کو صحیح معنوں میں مژدہ سمجھینگے - لہذا شائقین حضرات اپنا اپنا چندہ قیمتی للعہ روپیہ جلد روانہ فرماکر خریداران کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرالیں ورنہ بعد کو پچھلے پرچہ دستیاب نہ ہونے پر پچھتانا پڑیگا

"صدق" ہر اعتبار سے سچ سے بڑھا ہوا ہے، معنوی حیثیت سے مضامین قرآنی کا اضافہ۔

سالانہ چندہ (للعہ) ترسیل زر بنام منیجر اخبار "صدق" نمبر ۴۳ ہیوٹ روڈ - لکھنؤ